رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی الکدن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

(الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

(حقیقۃ الوحی ۶۵)

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل

قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

قیمت اشتہارات فی سطر ۱۰؍ سالانہ

جلد ۳ | ۲۸ ستمبر ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح علیہ السلام

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت اچھی ہے +

نکاح ۲۸ ستمبر بعد مغرب عبداللہ خان صاحب برادر ڈیکمینیئر کا نکاح برادر سردار خان صاحب کی بھتیجی مساۃ غلام فاطمہ سے دو صد روپیہ مہر پر قرار پایا۔ حضرت اقدس نے نہایت مؤثر اور نصیحت آمیز خطبہ نکاح پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے +

اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب حسب ارشاد حضرت اقدس ایدہ اللہ مدراس تشریف لے گئے ہیں جہاں آپ انگریزی ترجمۃ القرآن کی چھپائی کا اہتمام فرمائینگے اور وہاں کے لوگوں میں تبلیغ احمدیت کی مبارک خدمت بھی انجام دینگے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو امید ہے کہ آپ کا یہ سفر تین چار ماہ کا ہوگا +

آمد مہمانان میاں چراغ الدین صاحب لاہور سے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی شرقپور سے۔ برادر سردار خان صاحب ہوالہ

اخبار احمدیہ

انبالہ سے مولوی عبدالصمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ راجپورہ میں ایک پبلک لکچر ہوا جسمیں مختلف مذاہب کے لوگ موجود تھے خصوصیات اسلام پر میری تقریر ہوئی منجملہ ان خصوصیات کے یہ بھی بتایا کہ اُمت محمدیہ میں ہمیشہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہینگے جو مذہب میں ایک نئی روح پھونکتے رہیں چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ بھی اسوقت کل دنیا کیلئے آئے اور یہی وہ شخص ہے جس کا انتظار ہر مذہب میں ہے۔ اسلام جیسے زندہ نشانات اور کوئی مذہب نہیں رکھتا یہ امتیاز صرف اسلام ہی کو حاصل ہے الحمد للہ لکچر خیر و خوبی سے ختم ہوا۔ پھر انبالہ میں رات کے وقت لکچر ہوا۔ جسکا بہت اچھا اثر ہوا۔ غیر احمدی لوگوں کی کافی تعداد تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت اور مسئلہ کفر و اسلام کے ضمن میں ان کو کھول کر بتایا گیا کہ مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر اسوقت نجات نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ انھیں قبول حق کی توفیق دے +

مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں چند روز ہوئے میں نے ایک رؤیا دیکھا کہ میں کسی کو عرش مجید کیطرف توجہ دلا کر کہتا ہوں۔ کہ اسکی طرف دیکھو اس پر خداوند تعالیٰ کی تجلی ظاہر ہوئی ہے جس سے تمام عرش انوار سے اسی طرح جگمگا رہا ہے جیسے کوہ طور موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں جگمگایا تھا۔ میں نے اس نور کی تجلی کو جب دور سے دیکھا تو نور ہی نور نظر آیا۔ لیکن جذبۂ شوق میں آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ نور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (ایدہ اللہ) ہیں جو آپ کی صورت میں متمثل نظر آیا اسوقت بھی یہی یقین تھا کہ وہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی +

بھینی شرقپور سے مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں میں کچھ بیمار رہتا ہوں۔ اس لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے +

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ شائع ہوا)

سکندر آباد سے محمد پریل صاحب لکھتے ہیں کہ چند مولویوں سے میری گفتگو ہوگئی تو وہ مجھے کہنے لگے تم ہم سے کیوں علیحدہ ہوگئے ہو میں نے کہا چونکہ تمہارے عقاید عیسائیوں اور یہودیوں کے ہو گئے ہیں اس لئے ہم علیحدہ ہوئے ہیں میں نے ان عقائد کی توضیح کی پھر بتلایا کہ جب انبیا آتے ہیں تو ان کی مخالفت کی جاتی ہے چنانچہ اس وقت بھی ایک نبی آیا جس کی لوگوں نے مخالفت کی اور اسے تکالیف دیں یہی وجہ ہے کہ لوگوں پر عذاب آرہے ہیں۔

جنازہ غائب برادر علی محمد خانصاحب ساکن محلہ خانزادہ ۱۴ ستمبر کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون خدا مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

جلسہ گورداسپور میں سید محمد اسحاق صاحب و ماسٹر عبد الرحیم صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب کے مختلف لیکچر ہوئے ہمارے اس جلسہ کا شہر میں بڑا چرچا تھا۔ دو تین مخالف مولوی بھی باہر سے منگوائے گئے تھے الحمد للہ کہ لیکچر عمدگی سے ہو گئے۔ فالحمد للہ

سد وال تحصیل چکوال سے برادر غلام حسین صاحب پٹواری لکھتے ہیں۔ کہ یہاں غیر احمدی ملانوں نے میرے متعلق یہ فتویٰ دیدیا ہے کہ کوئی اسے روٹی پکا کر نہ دے جو شخص اس کے ساتھ کسی قسم کا اچھا سلوک کریگا وہ برادری سے خارج کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ایک شخص نے میرا کچھ انتظام کرنا چاہا تھا مگر برادری نے اس سے قطع تعلق کر دیا الغرض اس قسم کی بہت سی تکلیفیں دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ہدایت دے اور ہماری مشکلات دور ہوں۔

۲۳ ستمبر کو مولوی غلام رسول صاحب وزیر آبادی حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ شیخوپور ضلع گجرات ایک شادی کے موقع پر بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔

مالیر کوٹلہ سے منشی عبد اللہ خانصاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک پادری کئی روز سے یہاں آکر مسجد احمدیہ میں بحث کیا کرتا تھا آخر ۱۷ ستمبر کا دن خاص طور پر مباحثہ کے لیے معین کیا گیا۔ احمدی اور غیر احمدی احباب کے سامنے وفات مسیح پر گفتگو ہوتی رہی پادری صاحب حافظ صاحب کی باتوں کا کچھ جواب نہ دیسکے آخر انکو ساکت ہونا پڑا جس کے غیر احمدی بھی معترف ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جہلم سے برادر احمد صاحب گھڑی ساز خبر دیتے ہیں۔ کہ چند دنوں سے غیر مبائع لوگوں کے پیغام مباحثہ کیلئے ہماری طرف آرہے ہیں۔ ہم نے انکو یہ جواب لکھا ہے کہ آپ باقاعدہ طور پر اپنی انجمن کے ذریعہ ہمارے پریزیڈنٹ کی خدمت میں درخواست دیں کہ ہم مباحثہ کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی لکھدیں کہ جو مباحث ہماری طرف سے ہوگا اس کا ساختہ پرداختہ ہمیں منظور ہوگا۔ غیر مبائع لوگوں نے مرہم عیسیٰ کو بلوایا ہے اور ہم نے اپنے برادر مکرم محمد سعید صاحب سعدی کو حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح بلوایا ہے

کبیر والہ سے برادر دل محمد صاحب اور خود داضلع پور ہی سے سید غلام صفدر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم بیمار ہیں۔ اور احباب دعا کریں۔

خبریں

جنگ

ڈیلی میل کے نامہ نگار کوپن ہیگن نے پرشیا (حصہ جرمنی) کے نقصانات جنگ کی فہرست حال میں شائع کی ہے۔ جن کی کل میزان (۱۸۶۶۳۰۸) ہوتی ہے اور ابھی ان اعداد میں کارزار مشرق کے تازہ نقصانات شامل نہیں ہیں۔ اور جرمنی کے مجموعی نقصانات چالیس لاکھ سے اوپر بیان کئے گئے ہیں۔

امریکن اخبارات میں بیان کیا گیا ہے کہ آرمینا کی خونریزی اس وقت ۱۸۹۵-۹۶ء کے قتل عام سے بھی کہیں زیادہ بڑھگئی ہے۔

جنوبی میدان معرکہ میں روسیوں کو چند اور شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں علاقہ پری پٹ کے حصۂ زیرین میں انہوں نے ایک قلعہ پر قبضہ کرلیا۔ کچھ قیدی اور توپیں بھی انکے ہاتھ آئیں۔ ڈبنو کے علاقہ میں روسیوں نے آسٹرو جرمن افواج کے تلوے اکھاڑ دیئے ایک اہم پل پر اپنا تسلط جمایا۔ جانب شمال انہوں نے ایک لڑائی جیتی اور کچھ دشمن اسیر کئے۔

پیٹروگراڈ کی تار خبر ہے کہ روسی جنرل نے اواخر اگست اور اوائل ستمبر میں غنیم کے ستر ہزار جوان گرفتار کرنے کے علاوہ اس کی ستر توپیں اور دو سو کلدار توپیں بھی ۱۳۰ میل کے جنوبی محاذ پر چھینیں۔

ریگا کے تمام محاذ پر روسی اس وقت دشمن کے مقابلہ میں بڑی کامیابی حاصل کر رہے ہیں چند دیہات اور قصبہ پیور گن پر روسی قبضہ ہوگیا ہے۔ سنگینوں کی شدید لڑائیوں میں بہت سا گولہ بارود اور صدہا قیدی بھی انکے ہاتھ آئے ہیں کہتے ہیں کہ یہ حملے مسلسل اور نہایت سخت تھے۔ دوینسک کے مغرب میں جرمنوں کے ۳۵۴ آدمی قید ہوئے اور ۹ میکسیم توپیں لی گئیں۔ پھر وہ بڑی ابتری و بدحواسی سے بھاگ نکلے۔

قسطنطنیہ کے پیغامات تار سے (بقول نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف) معلوم ہوتا ہے کہ ترکی علما دین نے نوجوان ترکوں انور پاشا اور جرمنوں کے خلاف باقاعدہ بغاوت شروع کر دی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہبی پیشواؤں نے جامع ایا صوفیہ میں ایک جلسۂ عام منعقد کر کے انور پاشا اور اس کے رفقا کو برادری سے خارج کر دیا ہے۔ آبادی اور سپاہ پر علما کی اس بغاوت کا بڑا زبردست اثر پڑا ہے۔ ایک جرمن طیارہ ریگا کی طرف بڑھتا ہوا روسی توپوں سے تباہ کیا گیا صوبہ بالٹک کی جنگ عظیم ابھی تک شدت سے جاری ہے۔ روسی ابھی تک دشمن کے خونریز حملوں کو بڑی آن بان سے روک رہے ہیں۔ روسیوں نے ریگا اور فریڈرکسٹاٹ کی جانب غنیم کو شکست دی۔ علاقہ ایکا و میں جرمن بہت سا سامان حرب چھوڑ کر بھاگ گئے۔ جنوبی میدان معرکہ میں روسیوں نے پھر جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے۔ اور برابر بڑھے چلے جاتے ہیں۔ وہاں انہوں نے دشمن کے ۱۲۶ افسر ۱۴ سو جوان اور کچھ کلدار توپیں گرفتار کیں۔ مشرقی خط جنگ پر بھی کچھ آدمی قید کئے بلندیوں اور دیہات پر قبضہ کر لیا۔ مغربی محاذ میں توپخانوں کا مقابلہ شدید جاری ہے۔ ایک خونریز گولہ باری میں فرنچ کو غلبہ حاصل ہوا غنیم کی خندقیں تباہ کر دیں۔ اور ذخائر حرب اڑا دیئے۔ اطالین معرکہ میں معمولی جھڑپیں ہوئیں آسٹریوں نے پسپا کئے گئے ۲۵ ستمبر کی تار خبر ہے کہ غیر معمولی شدید گولہ باری ہوئی دشمن کو نقصان عظیم پہنچا۔ بلغاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۵ء

تمہاری مرضی خدا کی مرضی ہو

جب ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں اور خصوصاً چیدہ و برگزیدہ راستبازوں کا تجربہ اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ مخلوق کی بُرائی بھلائی کو خالق سے بڑھ کر کوئی نہیں سمجھ سکتا تو پھر آدمی کے حق میں فلاحِ دنیوی اور نجاتِ اُخروی کی تدبیر اس سے زیادہ صحیح و کارگر اور کیا ہوگی کہ اپنے نفس کو جملہ امورِ زندگی میں اُسی خدائے تعالیٰ کے تابع مرضی کر دے جو تمام موجودات کا مالک۔ ہر شے پر متصرف اور ہر بات پر قادر ہے ✣

خدائے تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں اپنی کتاب پاک میں وہ سارے طریقے بتلا دیئے جنھیں اختیار کر کے انسان راضی برضائے مولیٰ کا درجہ حاصل کر سکتا ہے پھر یہی نہیں کہ نری ہدایات یا زبانی باتوں پر اکتفا کیا گیا ہو بلکہ زندہ نمونے بھیجکر ان کو سمجھنے اور ان پر کاربند ہونے میں سہولت بھی پیدا کر دی۔ تمام صاحب کتاب انبیاء علیہم السلام اور انکے کامل متبع خلفاء اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے آتے رہے ورنہ انکے بغیر تعمیلِ احکام میں لوگوں کو خدا جانے کیا کیا دقتیں پیش آتیں ✣

خدا کو راضی کرنے اور دونوں جہاں میں بامُراد ہونے کے لئے کسی بڑے علم و فضل اور اعلےٰ قابلیت کی نہیں بلکہ صرف اسکی ضرورت ہے کہ خدا کی ہستی پر زندہ ایمان ہو اور ہر حال میں اُس کا خوف غالب کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھ سے کوئی فعل اسکی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے۔ عام فہم لفظوں میں یہی **طریق تقویٰ** ہے۔ پس جب تم اس نوع کے تقویٰ اور خوف و خشیت کو اپنا مستقل شعار اور لازمہ زندگی بنالوگے تو وہ خود تمھیں علوم حقہ سکھلائے گا فلاح کی راہیں دکھلائے گا اور ہلاکت میں ڈالنے والی تاریکیوں سے بچائے گا ✣

خدائے تعالےٰ کے ساتھ زندہ۔ مستحکم اور ہر دم بیدار علاقہ ہی زندگی کا لُبِّ لباب ہے۔ یہی تمامتر کشمکشِ حیات کا گوہر مقصود۔ یہی تمام کامیابیوں کی کلید اور یہی عمرِ رواں کے بیشمار جھگڑے جھمیلوں اور آفات و مشکلات میں ہمارے بارِ افکار کو ہلکا کرنے والا اسم اعظم ✣

دلنشین و پُر اثر اسرارِ ربانی سُنکر ایک رُوحِ رضا جُو چلّا اٹھتی ہے کہ اچھا تو مجھے تمام فانی علائق کو خیرباد کہکر یہی ایک دُھن لگجانی چاہیئے کہ ہر دم اسی کا دھیان ہو اور اُسی سے کام! ✣

لیکن اسلام کی پاک اور کامل تعلیم اُسے خبردار کرتی ہے کہ نہیں نہیں۔ ترکِ تعلقات سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس طرح اُسکی تمام مخلوقات بیکار قرار پائے گی اور خدائے تعالیٰ کی ذات ایسے فعل عبث سے منزہ ہے لہذا ضرورت تو اسبات کی ہے کہ دُنیا کے بکھیڑوں میں پھنسے رہکر بھی اپنے خالق و مالک کو نہ بھولیں اور عزیز سے عزیز تعلقات اور بڑی سے بڑی نفسانی اغراض کو اسکی مرضی پر مقدم نہ کریں جس سے زیادہ اکبر و عزیز تر اور کوئی ہستی ہو نہیں سکتی ✣

پیارے احمدی بھائیو! دیکھو یہ صوفیانہ مذاق کی باتیں کوئی فرضی فسانہ یا بے بُنیاد داستانِ دل آویز نہیں ہے۔ احمدیت جو عین اسلام ہے ایسی لغویات کو کبھی روا نہیں رکھتی جو صرف دائرہ تخیل کے اندر محدود ہوں۔ جو ناظرین و قارئین کو **دماغی عیاشی** کا خوگر بنائیں اور جن کا مقصود بجز وقت گزاری و مشغلہ بیکاری کے اور کچھ نہ ہو ✣

آؤ ہم تمھیں بتائیں اتنی لمبی تمہید کا متنِ مضمون کیا ہے؟ جو خود ہی اپنا تتمہ ہے اور خود ہی خلاصۂ مطلب واللہ ہماری تو رُوح کچھ عجیب کیف و سُرور محسوس کرتی ہے جب اعلیٰ حضرت امام اولوالعزم ایدہ اللہ کی زبان مبارک سے ایسے کلمات طیبات سُنتے ہیں۔ ابھی حال کا ذکر ہے ایک دوست کا عریضہ حضور کی خدمت میں پہنچا جسمیں کسی دوسرے خادم کی شکایت تھی کہ اس نے میرے ساتھ فلاں بدمعاملگی کی حضور کی ناراضی کا موجب تو ہوگا اگر میں باضابطہ چارہ جوئی کروں؟ اسپر حضرت اقدس نے صاف فرمادیا کہ تمہیں اختیار ہے۔ اگر تمہاری حق تلفی ہوئی ہے تو شوق سے مناسب تدابیر عمل میں لاؤ:

میں کسی مجرم کا ساتھی اور حامی نہیں

یہ مفہوم تھا حضرت کے ارشاد کا جس سے ہماری طبیعت از حد متاثر ہوئی اور اُسی دن سے خواہش تھی کہ دیگر برادرانِ سلسلہ کو بھی اس فیضِ ہدایت میں شریک کیا جائے آخر آج وہ خیال اس مضمون کی شکل میں ہدیہ ناظرین ہوتا ہے ✣

پس دوستو! اسبات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ تمہارا امام محترم تم میں کیسی **پاکیزگی کی رُوح** پھونکنا چاہتا ہے؟ اور اس سلسلہ کی بنیاد کن صدق و صفا کے محکم اصولوں پر ہے لہذا یہ بھی خوب ذہن نشین کر لو کہ گو اغراضِ جماعت میں بڑھ بڑھ کے **چندے** دینا احمدی لٹریچر کو خریدنا اور دلچسپی سے پڑھنا بحث **مباحثوں** میں سرگرمی و جوش سے حصہ لینا۔ یا خود حضور کی ذات بابرکات سے اظہار اخلاص یہ سب باتیں اپنی اپنی جگہ پر قابل قدر ہوں لیکن حضرت ممدوح اپنے خدام سے محض انہی باتوں کے خواہشمند نہیں ہیں اور ہرگز **نہیں ہیں**۔ یعنے اگر ہم خدانخواستہ اپنے معاملات کی اصلاح نہ کریں۔ تقوےٰ اور تعلق باللہ میں ترقی نہ کریں اور کتاب و سنت کے مطابق سچی اسلامی زندگی کا نمونہ قائم نہ کریں تو ہم لوگوں کی مریدی حضور کے لئے مطلق وجہ مسرت نہ ہوگی۔ بلکہ ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ **خدا بھی راضی نہیں ہو سکتا**۔ تاوقتیکہ اس پاک تعلق کے طفیل ہم میں عملی پاکیزگی اور صدق و سداد کی سپرٹ پیدا نہ ہو۔ کیونکہ اُسنے بھی تو ہمارے اس دارالابتلاء میں بھیجنے سے یہی منظور تھا کہ دیکھیں کون حُسنِ عمل اور فرمانبرداری اختیار کرتا ہے۔ کون نہیں۔ (**لیبلوکم ایکم احسن عملا**) ورنہ محض زبانی تسبیح و تقدیس کے لئے کیا اسکے ہاں فرشتوں کی کمی تھی؟ یا ہمارے صدقات و خیرات کا کیا وہ معاذاللہ محتاج ہے؟ پھر خاصکر اس زمانہ میں اپنے پیارے مامور کی ایک جماعت کھڑا کرنے سے تو اس کا منشاء ہی یہ تھا کہ حقیقی اسلام جو قصے فسانوں کیطرح صرف کتابوں میں رہ گیا ہے اسکی جیتی جاگتی مورتیں بھی دُنیا میں موجود ہوں تاکہ دنیا پر حجت تمام ہو اور اسکو دین متین کیطرف آنے کی ترغیب ✣

گزشتہ اشاعت کے لیڈنگ آرٹکل میں بھی ہم نے آخر چند سطور اسی مبحث پر لکھی تھیں۔ اور اب پھر اپنے احباب

کو یاد دلاتے ہیں کہ احمدیت نام ہے زندہ اسلام کا۔ پس دوسروں کو اسکی طرف دعوت دیتے ہیں ہم جبھی حق بجانب ہو سکتے ہیں جبکہ پہلے خود اس کا نمونہ بنیں۔ اگر یہ نہیں تو ہماری ساری چیخ پکار (تبلیغ) اور علمی موشگافیاں (بحث مباحثے) اندیشہ ہے کہ کہیں رائگاں نہ جائیں۔ پس کوشش کرو کہ تمام امور زندگی میں تمہارا طرز عمل حتی الوسع احکام اسلام کے ماتحت ہو۔ اور ہر بات میں تمہاری مرضی وہی ہو جس میں خدا راضی ہے۔ واللہ الموفق وہو المستعان +

کیا یہ مسیح موعود کا معجزہ نہیں ؟

مالاباری موپلوں کے احمدی ہونے پر ایک آریہ ہمعصر حیران ہے۔ کہ ایسی لڑاکا اور جھگڑالو قوم کیسے اس جماعت میں داخل ہوگئی ؟ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کی کشش اور آپکی صداقت کا ثبوت ہے۔ ورنہ اگر بظاہر دیکھا جائے تو جنگجو قبائل کو کسی ایسے فرقہ میں شامل ہونا چاہیئے جو لڑائی اور جہاد کا مؤید ہو۔ نہ کہ سلسلہ احمدیہ میں جس کے بنیادی اصولوں میں سے ایک بڑا اصول یہ ہے کہ اسلام میں خونی مہدی کوئی نہیں اور جو دین کے لئے جنگ و جہاد کو برتے قرآن و حدیث قطعاً حرام قرار دیتا ہے۔ ہاں آج ان لوگوں کے لئے غم و ماتم کا دن ہے جو امن و آشتی کی تعلیم سے بیزار ہوں اور ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے یا حکومتِ وقت کے خلاف سازشیں اور شورشیں کرنے کے خواہشمند۔ اسوقت اگر کوئی اسبات کی پڑتال کرنے لگے کہ مسیح موعودؑ کی اس تعلیم امن پسندی کو جو عین منشائے اسلام ہے اور موجب ترقی اسلام کون کون لوگ سچا اور اچھا سمجھتے ہیں تو خدا جانے۔ کتنے ریاکاروں ظاہرداروں کی قلعی کھلے۔ وہ حال سے خالی نہیں یا تو انکے نفاق و غداری کا پردہ فاش ہو جائے یا انھیں ماننا پڑے کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کو خوشامدی بتلانے اور مفتری و کاذب جاننے میں وہ خود سراسر جھوٹے تھے۔ یہ بھی مسیح موعودؑ کا ایک کھلا کھلا معجزہ ہے کہ اسکے مخالف کسی نہ کسی راہ سے ضرور پکڑے جاتے اور شرمسار ہوتے ہیں۔ کاشکہ ملک و قوم کے لوگ اب بھی اس خیر خواہِ خلائق۔ بشیر و نذیر نبی آخر زمان کی قدر جانیں جس کے انکار پر طرح طرح کے عذاب نازل ہو رہے ہیں اور جو آنے والی آفات سے پہلے ہی خبردار کر چکا ہے تاکہ جن میں خدا ترسی و سعادت کا مادہ ہو وہ شوخی و شرارتوں سے باز آکر خدا کے رحم کی پناہ لیں +

تین ہزار نو سو روپے جرمانہ یا تین سال تین ماہ قید سخت

مدراس میں ایک اشتہاری ٹھگ سادہ لوحوں کو اس دھوکے سے لوٹتا تھا کہ جو کوئی ہم سے ۱۲ کا فونٹین قلم خریدے گا اسے ایک طلائی گھڑی بھی بطور انعام دیجائیگی۔ بہت سے یہ نہ سوچکر کہ جسکے پاس یوں بیدریغ لٹانے کے لئے اتنی فالتو دولت ہو وہ قلمیں کیوں بیچنے لگا ؟ کچھ عرصہ تک تو اس کے دام میں پھنستے رہے مگر تابکے ؟ آخر وقت آگیا کہ یہ ناخدا ترس بھی اکٹھا ہی پھنسے چنانچہ اسکے ادعائے فاروقیت کا پردہ فاش ہو کر تیرہ مقدمے اسپر چلے جنمیں تین تین سو روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی تین تین ماہ قید با مشقت کی سزا ملی ! دیکھا ؟ یہ بھی اُسی قانون کی ایک ادنیٰ مثال ہے کہ ظلم کی ناؤ بھر کے ڈوبا کرتی ہے۔ پس خدا کی پکڑ سے ڈرنا چاہیئے قبل اسکے کہ اسکی آتش غضب بھڑکے اور سوکھے گیلے سبکو ایک سرے سے جلاتی چلی جائے۔ طرح طرح کے عذاب چار سو اسکی قہاری کا پتہ دے رہے ہیں۔ اور برسوں پہلے سے اس کا فرستادہ مسیح موعودؑ۔ آنیوالی آفات سے متواتر آگاہ کر چکا ہے مگر افسوس خواب غفلت کے متوالے ایک نہیں سنتے۔ اور نہیں سمجھتے کہ خود خدا کے بھیجے ہوئے کی تکذیب سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا +

مجوزہ قانونِ وراثت برِبنائے رواج

تقسیم ترکہ کے متعلق ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ مسلمان ابتک حقوق نسوان کو نظر انداز کر کے ایک نہایت اہم۔ حکیمانہ اور بابرکت حکم شرعی کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں جس کا خمیازہ انھیں دنیا میں بھی خوب بھگتنا پڑا ہے اور مواخذہ عقبیٰ ہنوز جوں کا توں باقی ہے۔ گویا اس زندگی میں ہی تباہی و ذلت کا شکار نہیں ہوئے بلکہ ابھی وہاں کے لئے بھی اس سنگین نافرمانی کا وبال انکی گردنوں پر موجود ہے انھوں نے حصص شرعی کے مقابلہ میں رواج کو یہاں تک ترجیح دی کہ گویا اسلامی طریق پر تقسیم ورثہ کی رسم ہی انکی دنیا سے اُٹھ گئی اور مقدمات متعلقہ میں عدالتوں کے نزدیک رواج کو شرع پر فوق حاصل ہو گیا۔ حتیٰ کہ اب لوکل گورنمنٹ کو اسکے متعلق ایک خاص قانون وضع کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے جسکے واسطے شملہ پر آجکل میں ایک کانفرنس منعقد ہوا چاہتی ہے مجلس واضع آئین و قوانین کے چند ممبر۔ جج ان چیفکورٹ اور نامی گرامی وکلاء اسمیں شریک ہو کر مجوزہ مسودہ قانون پر غور کرینگے۔ اور اگر وہ پاس ہو گیا تو مستقل قانون کی شکل اختیار کرلے گا۔ پھر مسلمان اس امر کے مجاز نہ رہیں گے کہ تقسیم جائداد کے . . . متعلق اپنے مقدمات بجائے رواج کے شرع شریف کے مطابق فیصل کرا سکیں اور انھیں بہر دو صورت سخت مشکل کا سامنا ہوگا یعنی اگر احکام اسلام کو ملحوظ رکھینگے تو آئین حکومت کی خلاف ورزی کے خطاوار۔ اور جو آخر الذکر کو مقدم رکھیں تو خدا کے گنہگار۔ دریا کے کمبل والی مثل ان پر صادق آئے گی کہ پھر اُسے چھوڑنا بھی چاہیں تو دشوار ہوگا۔ اصل میں نافرمانوں کی سزا تو یہی ہونی چاہیئے کہ دارین کی تلخکامی و فضیحت انکے حصہ میں آئے لیکن گورنمنٹ انگلشیہ کے عاقلانہ اصول جہانبانی سے ہمیں اسکی ہرگز توقع نہیں کہ وہ اپنے اُس مستحسن شعار و عہد قدیم کو ترک کرنے پر کسی حال میں آمادہ ہوگی جس کا منشا یہ ہے کہ رعایا کے **امور مذہبی میں مداخلت** ہرگز روا نہ رکھی جائے ہمارے نام نہاد مسلمان گو ابتک اس معاملہ میں غفلت کرتے رہے اور آیندہ بھی عملاً خدا جانے کہاں تک اسکی ضرورت و اہمیت کو ملحوظ رکھیں مگر انمیں کے بھی وہ افراد جو اسلام کے لئے اپنے دلوں میں کچھ حمیت رکھتے ہیں مسودہ زیر تجویز کا بشکل قانون اپنے اوپر مسلط ہونا کبھی پسند نہ کرینگے اور کم از کم جماعت احمدیہ تو ہرگز ہرگز مجوزہ قانون کا پاس ہونا گوارا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کا بڑا حصہ خدا کے فضل سے تقسیم ورثہ میں احکام شرعی کا پابند ہے اور جو قلیل حصہ اب تک رواجی مسلمانوں کے زیر اثر اس سے غافل رہا اسکو اپنے محترم امام کی طرف سے سخت تاکید ہے کہ رسم و رواج کی بیڑیوں کو جتنی جلدی ہو سکے توڑ پھینکیں اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھ لیں پس امید قوی ہے کہ احمدیوں میں سے تو انشاء اللہ جلدی ہی یہ رہی سہی برائے نام رسم بھی اُٹھ کر بالکل احکام شریعت پر عملدرآمد جاری ہو جائے گا +

رقیمۃ الاشفاق

یعنی

استاد کا خط شاگرد کے نام

مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی خواجہ کمال الدین صاحب کے استاد ہیں۔ آپ نے ایک طول طویل رقعہ انکو لکھا ہے۔ جو نصیحت آمیز معارف و حقائق سے لبریز ہے۔ اس کا ایک حصہ اخبار الفضل میں شائع کرنے کی گنجائش ہے جو اُن خوابوں کے متعلق ہے کہ خواجہ صاحب کو قبل از قیام خلافت ثانیہ بطور تنبیہ دکھائے گئے۔ (ایڈیٹر)

خواجہ صاحب هداك الله لعهد ما مرقت من الدين و سلكت مسلك الهالكين۔

السلام علیکم۔ آج محرک قلوب کی طرف سے مجھے تحریک ہوئی کہ کچھ آپ کو لکھوں اور محض اس شفقت کی بناء پر لکھوں کہ جس کا مفید اور مبارک جوہر بنی نوع کی شفقت ہمدردی اور بہتری کے لئے خالق فطرت کی طرف سے طبائع میں جبلی طور پر ودیعت کیا گیا ہے اتنے لمبے عرصہ کے بعد آپکو مخاطب کرنے کے لیے دفعۃً تحریک کا پیدا ہونا عبث اور خالی از حکمت و مصلحت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خدا کرے کہ ایک دردمند دل کی مشفقانہ تحریک آپکے لئے مفید اور مؤثر ثابت ہو۔ ممکن ہے کہ اس تحریر میں بعض امور حقہ کا اظہار الحق مُرٌّ کی بناء پر آپکو تلخ اور ناگوار گذرے۔ سو میں امید کرتا ہوں کہ آپ ایک ناصح شفیق کے ایسے کلمات کی جو بمقتضائے حکمت و مصلحت عین برمحل اور مفید ہیں قدر کرینگے۔ نہ شکایت اور توقیر کرینگے نہ کہ تحقیر۔

(۱) اول میں آپکو آپ کی ان رؤیاؤں کیطرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو آپ کی ذات کے لئے سب سے زیادہ حجت ہیں منجملہ ان کے آپ کی وہ رؤیا جو آپنے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں آپؑ کی زندگی کے بالکل آخری ایام میں شاید ایک دو دن قبل از وفات پیش کی تھی عرض کی جاتی ہے آپنے بیان کیا تھا کہ میں بمع اپنے چند رفقاء کے اسیران سلطانی کی حیثیت میں گرفتار ہو کر ایک عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور جب مجسٹریٹ کے سامنے حاضر کیا گیا دیکھا تو وہ مولانا مولوی نور الدین رضؓ صاحب ہیں۔ اس رؤیا کی صداقت حضرت مولوی صاحبؓ کی خلافت کے دور میں جس طرح ظہور میں آئی اس سے نہ تو آپکو ہی انکار ہو سکتا ہے اور نہ اور کسی ایسے شخص کو جو ان حالات سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو۔ ابتداء دور خلافت میں آپ کا لاہور میں خلیفہ کی معزولی کے لئے لاہوری احباب کے سامنے دستخط کی غرض سے ایک تحریر پیش کرنا فتنۂ بغاوت کی یہ وہ آگ تھی جو پہلے آپنے اپنے دست فساد سے سلگائی اور جس کی چنگاریاں اور شرارے اندر ہی اندر جماعت میں تعلقات خلافت اور معاہدات بیعت کے نازک رشتوں کو جلانے سے خوفناک صورت پیدا کرنے لگے۔ تب حضرت خلیفہ اولؓ نے ایک خاص مجلس کے انعقاد کے لیئے اکابر کو بلایا اور مسجد مبارک کی چھت پر وہ مجلس قائم کی گئی جسکو دوسرے لفظوں میں دربار خلافت کے نام سے بھی موسوم کر سکتے ہیں۔ ہاں خواجہ صاحب! یہ وہی عدالت تھی جس میں آپ بمع اپنے دیگر رفقاء کے اسیران سلطانی کی حیثیت میں گرفتار ہو کر حاضر کیے گئے اور آپسے بعد فسخ عہد اول کے دوبارہ بیعت لی گئی۔ اس رؤیا کے بیان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ آپ کی رؤیا صادقہ سے یہ بات صاف طور سے ثابت ہوتی ہے کہ آپ کا خلیفہ اول کے عہد میں خلافت کا مخالف ہونا۔ آپکو جرم بغاوت کا مرتکب قرار دیتا ہے اور آپکو بمع آپکے رفقاء کے آپ کی رؤیا میں اسیران سلطانی کے نام سے موسوم کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ جب بھی بغاوت کرینگے اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں ہونگے بلکہ ''اسیران'' کا لفظ بتلاتا ہے۔ کہ آپ نامرادی کے ساتھ خلیفہ کے مقابلہ میں عاجز اور مغلوب کیئے جائینگے۔ اور خلیفہ کو اسیران سلطانی کے فقرہ میں سلطان کے نام سے موسوم کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خلیفہ خدا کی طرف سے قومی نظام کو قائم رکھنے کیلئے بطور سلطان کے ہے جس کی اطاعت نہایت ضروری ہے پھر سلطان کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ خلیفہ کے باغیوں کا گروہ جب کبھی بھی اس کی مخالفت کے لئے اٹھیگا غلبہ خلیفہ کو ہی عطا ہوگا کیونکہ سلطان تسلط اور غلبہ کے معنوں میں بھی آتا ہے پھر اسیر اور سلطان کی باہمی نسبت اس بات کی اور بھی تائید کرتی ہے کیونکہ جب تک خلیفہ کو غلبہ اور تسلط عطا نہیں ہوگا کوئی اس کا اسیر کیسے ہو سکتا ہے پھر سلطان اس دلیل اور برہان کو بھی کہتے ہیں جو اپنی قوت اور تاثیر سے دلوں پر تسلط اور قابو پالیتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خلیفہ اپنی خلافت کے ثبوت حقیت میں ایسے ایسے دلائل رکھتا ہے کہ مناظرہ کے وقت فریق مخالف کو اس کے مقابلہ میں عاجز آکر اس کا اسیر ہونا پڑتا ہے۔ خواجہ صاحب! پھر اسی الہامی فقرہ کا آپکو ہی بتایا جانا اور باوجود اس کے کہ اسیران کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپکے سوا اور بھی اسیر ہونیوالے ہیں دوسروں کو نہ بتایا جانا یہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ بانی فساد دراصل آپ ہی ہونگے اور دوسرے اسیر آپ کی رفاقت سے اس ابتلا میں پڑینگے۔ اور چونکہ دوسرے اسیر آپکے زیر اثر ہونے سے اس ابتلا میں مبتلا ہونیوالے تھے اس لئے متاثرین پر مؤثر کے مقدم ہونیکے سبب اس رؤیا سے آپ کو ہی آگاہ کیا گیا کیونکہ دوسروں کے لئے آپ مؤثر تھے۔ اسیران سلطانی کے فقرہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت خلیفہ اولؓ کے یہ اسیران سلطانی آپ کی وفات کے دنوں تک بطور قیدیوں اور اسیروں کے رہینگے لیکن آپ کی وفات کے بعد قید سے نکلکر خلیفہ ثانی کی مخالفت میں باغیوں کی طرح پھر کھڑے ہو جائینگے لیکن خلیفہ کے مقابلہ میں ہر وقت ناکام اور نامراد ہی رہینگے۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ اپنی اس رؤیا کے رو سے اور اس کے مصدق واقعات کے رو سے بحیثیت اسیران سلطانی ہونیکے۔ امر خلافت کی تصدیق اور انکار کے مسئلہ میں حق پر ثابت ہوتے ہیں یا ناحق پر۔ اور گو یہ رؤیا اور کسی کیلئے حجت نہ ہو مگر آپکے لئے تو ضرور حجت ہے۔ پھر آپ کی اس دوبارہ بیعت کرنے کے دن صبح کی نماز میں حضرت خلیفہ اول کو

بار بار آیت ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلهم عذاب جهنم ولهم عذاب الحریق کا الہام ہونا بھی صاف طور پر اس بات کا ثبوت ہے کہ منکران خلافت ہی فتنہ پرداز لوگ ہیں دوسرے یہ کہ انکار خلافت کے فتنہ کو اس غضب کا خطرناک جرم اور گناہ قرار دیا ہے کہ جس کی سزا میں عذاب جہنم اور عذاب الحریق کے الفاظ کو بیان فرمایا اور بتایا کہ جو لوگ اپنے اس فتنہ اور فساد سے توبہ نہیں کرینگے انکے لئے جہنم کا عذاب ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انکار خلافت کوئی معمولی گناہ نہیں۔ بلکہ بہت ہی بڑا جرم ہے۔ اب آپ اسیران سلطانی والے رویا، اور خلیفہ اول کے اس الہام کو نظر کے سامنے رکھکر اور خدا کا خوف دل میں لیکر غور کیجئے کیا اس سے بدیہی طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس عذاب جہنم کی سزا والے فتنہ کا بانی آپ کا ہی وجود ہے اور یہ کہ آپنے انکار خلافت سے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ اگر آپنے توبہ نہ کی تو یقیناً خطرناک ہے۔ پھر اس کے بعد آپ کا وہ دوسرا رویا ذکر کرتا ہوں جس میں آپنے دیکھا کہ آپکے منہ سے چوہے نکل رہے ہیں غالباً یہ رویا بھی آپنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنائی تھی۔ اس خواب کو آپکے پہلے خواب سے ایک نسبت اور تعلق ہے اس طرح پر کہ پہلے خواب میں بتایا ہے کہ آپکے رفقا آپ کے بُرے اثر سے ابتلا میں پڑکر آپ کی معیت میں اسیران سلطانی کی حیثیت سے گرفتار ہونے والے ہیں اور اس دوسری خواب میں آپکے رفقا کو چوہوں کی صورت میں دکھایا ہے پہلے خواب میں ان کا اسیر ہونا بھی آپ کی وجہ سے ہی ہوا اور اس دوسرے خواب میں ان کا چوہوں کے جسم میں ظاہر ہونا بھی آپ کی ہی بدولت ہوا ہاں چوہے کو عربی زبان میں فویسقہ بھی بولتے ہیں یعنی چھوٹا فاسق جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپکے رفقا جو آپ کی بدولت انکار خلافت سے حصہ لینے والے ہوئے یہ فسق کے جس مقام پر بھی ہوں بہر حال آپ کے منہ سے نکلنے سے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ آپکے مقابل چھوٹے فاسق ہی ہیں اور ادھر آپ کو یہ بھی علم ہوگا کہ آیت من کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون میں فاسق کون ہیں کیا انکار خلافت ہی وہ امر نہیں جس کی وجہ سے آپ بڑے فاسق بنے اور آپکے اثر سے خلافت کا انکار کرنیوالے آپکے رفقا چھوٹے فاسق۔ پھر چوہوں کا منہ کی راہ سے نکلنا اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ آپکے رفقا کا انکار خلافت کے جرم کا ارتکاب کرنے سے فاسق بننا آپکے منہ سے ہوا ہے یعنی آپکی زبان سے آپکا زہریلا کلام سنکر متاثر ہونے سے انہوں نے چوہوں کی فاسقانہ صورت اختیار کی۔ اب آپ خدا کے لئے سوچیں کہ جب ایک فاسق انسان بجائے خود بُرا ہے تو وہ انسان کیسا ہوگا جس کے ذریعے اتنے انسانوں نے چوہوں کی فاسقانہ حالت کو اختیار کیا۔ افسوس اور صد افسوس کہ بجائے اس کے کہ آپ چوہوں کو انسان بناتے آپنے بنی نوع پر ظلم کرکے انہیں انسانوں سے چوہے بنایا۔ آپ کے دوسرے خواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انکار خلافت وہ جرم عظیم اور بھاری گناہ ہے کہ جس سے ایک انسان عالم مثال میں بصورت انکشاف حقیقت چوہا بن جاتا ہے پھر چوہا حشرات الارض سے وہ جانور ہے جس کا زمین سے تعلق اور تاریکی سے پیار ہے اور فسق اور نفاق کی عادت والا ہے۔ نفاق کہ جس کا ماخذ نفق ہے چوہے کے اس بل کو کہتے ہیں جو تنگ منہ والے بل کے مقابل مخفی طور پر بناتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انکار خلافت وہ خطرناک جرم ہے جس سے انسان ایک طرف فاسق بنتا ہے تو دوسری طرف منافق پھر یہ کہ جس طرح چوہا حشرات الارض سے ایک خزندہ جانور ہے اسی طرح منکر خلافت انکار خلافت سے آسمانی تعلقات کو قطع کرنے والا اور زمینی حشرات سے ایک خزندہ کی حالت اختیار کرنے والا ہے ولو شئنا لرفعناه بها ولکنه اخلد الی الارض واتبع هواه کا عبرت بخش واقعہ اسی کیفیت کی توضیح میں بطور مثال کے بیان کیا گیا اس کے بعد ایک رویا میں حضرت مسیح موعودؑ کا آپ کو سناتا ہوں امید ہے کہ آپنے مجھسے پہلے بھی سنا ہوگا اس رویا کے بہت سے گواہ خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں اگر آپ کو انکار یا شک ہو تو وہ حلفیہ شہادت سے آپکو یقین دلا سکتے ہیں کہ اس رویا کی صحت میں کچھ بھی شک نہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ میں اور مولوی نور الدین رضؓ صاحب مسجد میں ہیں اس وقت کیا دیکھتا ہوں کہ خواجہ کمال الدین دیوانوں کی طرح مجھ پر بار بار حملہ کرنے کے لئے دوڑتا ہے اور سر سے ننگا ہے تب میں نے حکم دیا کہ اسکو مسجد سے نکالدیا جائے گو الفاظ میں فرق ہو مگر مضمون یہی ہے اس خواب سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ آپ کا مسیح موعودؑ کی نبوت سے انکار کرنا اور آپکے بعد آپ کی خلافت سے اعراض کرنا بحکم یتخبطه الشیطن من المس محض دنیا طلبی اور زر پرستی کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ آپ کے رفیق میاں محمد علی نے اس جگہ شیطان کے معنے دنیا کے لئے ہیں گویا حضرت مسیح موعودؑ پر مجنونانہ حملہ کرنا شیطان دنیا کے مس سے سرزد ہوا۔ اور مسجد کی تعبیر تو آپ جانتے ہونگے کہ مسجد سے مراد علی العموم جماعت مومنین ہوا کرتی ہے اور اس سے آپ کے لئے نکالے جانیکا حکم صادر ہونا بھی جس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے وہ آپ سے مخفی نہیں۔ میری غرض اس کے بیان کرنے سے صرف یہ ہے کہ آپ کو اس بات کی طرف توجہ ہو کہ آپ موجودہ اختلاف میں حق پر نہیں پس آپ لوگوں کو ناحق مغالطہ دیکر ہلاک نہ کریں اور توبہ کریں کہ خیر اسی میں ہے۔ ورنہ وہ وقت قریب ہے کہ آپ دست تاسف ملتے ہوئے حسرت سے روئینگے اور پیٹینگے اور پھر بیوقت کی پشیمانی اور رونا پیٹنا آپکے لئے کچھ بھی مفید اور سود مند نہیں ہوگا۔

اس کے بعد آپکو ایک اور رویا یاد دلاتا ہوں جو آپنے مجھے غالباً ۱۹۱۰ء میں سنائی آپنے بیان کیا تھا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک ریل گاڑی اپنی لائن پر بڑی خوبی کے ساتھ جا رہی ہے اور اس کے مقابل ایک اور گاڑی کو میں نے ایک واہن (باہی ہوئی زمین) میں ڈال کر چلانا چاہا ہے اس نظارہ کے بعد آنکھ کھل گئی یہ رویا بھی آپ کے لئے بہت بڑی حجت ہے اس رویا کی صداقت حضرت خلیفہ ثانی کے مبارک عہد کے آغاز میں ہی ظہور میں آگئی۔ اور آپنے دیکھ لیا کہ آپنے کس طرح خلافت حقہ کی گاڑی کے مقابل بغاوت سے

طور پر ایک علیحدہ گاڑی بغیر کسی لائن کے چلانی چاہی۔ آپ کا داہن میں گاڑی کو چلانے کے لئے ڈالنا جس ناکامی اور نامرادی کی خبر دیتا ہے وہ واقعات کی تصدیق سے ظاہر ہے بیشک آپنے گاڑی کو داہن میں ہی ڈالا ہے اگر داہن میں آپنے گاڑی کو نہ ڈالا ہوتا اور نہ گاڑی داہن میں پھنس کر مسافروں کو بے لطفی کے ساتھ منزل مقصود سے روکتی تو مسافرین آپ کی گاڑی سے اتر اتر کر خلافت حقہ کی گاڑی پر کیوں سوار ہوتے جو اپنی لائن پر خوبی کے ساتھ جا رہی ہے خدا کے فضل سے بہت سے منکران خلافت جو شامت اعمال سے آپ کی گاڑی پر سوار ہو گئے تھے آپ کی گاڑی سے اتر کر حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلافت حقہ کی گاڑی پر سوار ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کی رویا انہی دنوں میں ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے بھی مجھے سنائی تھی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ایک ریل گاڑی کو دیکھا ہے جو لائن پر بڑی تیزی اور صفائی کے ساتھ جا رہی ہے اور اسکو چلانیوالے میاں محمود (ایدہ اللہ) ہیں۔ پھر انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ مجھے اس دفعہ کے بہاولپور کی طرف کے سفر میں تنبیہ ہوئی ہے کہ میں اپنی زبان کو بند رکھوں اور اس معاملہ میں خاموش رہوں۔ پھر انہوں نے اپنا ایک الہام بھی سنایا جو انہیں سورۃ والعصر کے الفاظ میں ہوا جس پر شاہ صاحب نے جو کچھ بھی عمل کیا وہ ظاہر ہے اور جو عملی ثبوت انہوں نے الہامی الفاظ کی ہدایت کی عزت اور توقیر میں پیش کیا وہ مخفی نہیں۔

پھر خواجہ صاحب! مجھے آپ کی وہ رویا بھی یاد ہے جو آپنے بارہا مجھے سنائی آپنے بیان کیا کہ میں نے ایک پہاڑ پر چڑھنے کا ارادہ کیا جب کچھ اوپر چڑھا تو میرے پاؤں پھسلے اور ایسے پھسلے کہ لڑھکتا ہوا نیچے آگرا لیکن پاؤں کے بل گرا جس سے چوٹ بہت ہی کم لگی پھر میں نے دوبارہ چڑھنے کا ارادہ کیا اور چڑھنا شروع کیا جب کسی قدر اوپر چڑھا تو پھر میرے پاؤں پھسلے اور ایسے پھسلے کہ جس سے میں بہت بری طرح سے لڑھکتا ہوا نیچے سر کے بل گرا جس سے میرا سارا بدن زخمی ہو گیا اور سخت چوٹیں لگنے سے ایسا چور ہوا کہ جس سے میں سخت بیتاب اور مضطرب الحال ہو گیا۔ پھر ایک روئی کا انبار تھا اس میں میں گھس گیا اور میں نے دیکھا کہ روئی میرے بدن پر چمٹی ہوئی ہے۔ آپ کا یہ خواب بھی کیسا صاف ہے کہ آپنے حضرت خلیفہ اول کی مخالفت کی اور آپ کا مقابلہ کیا اور پہلی دفعہ آپکا باوجود ناکامی کے بہت کم نقصان ہوا اب دوسرے خلیفہ کی مخالفت میں زور شور کا مقابلہ کر رکھا ہے سو اس مقابلہ میں مآل اور انجام کیا ہو گا یہ آپ کی رویا سے ظاہر ہے کہ دوسری بار پہاڑ پر چڑھتے اور گرنے سے آپکا کیا حال ہوا۔ اور روئی نے بھی آپ کی قابلیت کا کیا اظہار کیا کہ آپ کوہ خلافت کی کٹھن گھاٹیوں پر صعود کرنے کے اہل نہیں کیونکہ آپکے آرام طلب اور نرم وجود کو روئی جیسی نرم چیز سے مناسبت ہے نہ پہاڑ سے۔ پھر اس میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ آپ خلافت کیلئے ہرگز اہل نہیں اور نہ ہی قوم کی پیشوائی اور امامت کو آپسے مناسبت ہے اور آپکے اور خلافت کی اہلیت کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جس قدر کہ روئی اور کپڑے بنے ہوئے کے درمیان۔ اور یہ ظاہر ہے کہ روئی کو کس قدر محنت کشی کے ساتھ مصائب کی کٹھن گھاٹیوں میں سے گذرتے ہوئے کپڑا بننے کی حالت تک صبر و ثبات سے کام کرنا پڑتا ہے لیکن ایسے صبر سے آپکو کیا نسبت کیونکہ روئی تو اطاعت سے اس ترقی کے مقام کو حاصل کرتی ہے لیکن آپ میں وہ اطاعت کا مادہ کہاں کیونکہ جس خلیفہ اور امام کے ذریعہ سے آپنے ترقی کرنی تھی اسی کی بغاوت اور مخالفت کیلئے آپ سر توڑ کوششوں میں اپنے اوقات کو ضائع کر رہے ہیں جسکا نتیجہ عنقریب دیکھ لینگے کہ آپ کس ناکامی اور نامرادی کے ساتھ ذلت کے گڑھے میں گر کر اپنے تئیں مصائب اور آلام کا نشانہ بناتے ہیں۔ کاش آپ اب بھی سمجھ جائیں اور اس وقت سے پہلے توبہ کر لیں۔

ہاں ایک اور رویا بھی سن لیں جو آپنے مجھے قریباً اسی زمانہ میں سنائی۔ آپنے بیان کیا کہ میں چیف کورٹ کی عدالت میں کھڑا ہوں اور اس حاکم کے سامنے کھڑا ہوں اس کا نام رٹیٹ صاحب ہے اس موقع پر میں ایک چوغہ کاندھوں پر ڈالتا ہوں جو گر پڑتا ہے چنانچہ پہلی دفعہ لینے سے بھی وہ گر پڑا اور دوسری دفعہ بھی وہ گر ہی پڑا لیکن جب دوسری دفعہ گرا تو میں بالکل ننگا ہو گیا اور ایک کپڑا باریک جو صفا قہ کی قسم سے تھا وہ نظر آیا۔ جو باوجود موجود ہونیکے معدوم کے حکم میں تھا۔ آپ کا یہ خواب بھی کیسا صاف ہے کہ آپنے خلیفہ اول کے وقت بھی آپ کی مخالفت کی اور خلافت کا چوغہ خود اوڑھنا چاہا جو گر گیا اور آپ ناکام اور نامراد رہے اب دوبارہ حضرت خلیفہ ثانی کی مخالفت میں ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں کہ کسی طرح خلافت کا چوغہ اوڑھوں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اس دفعہ بھی انشاء اللہ آپ ناکام اور نامراد ہی رہینگے بلکہ ایسی قابل شرم ناکامی سے نامراد رہینگے کہ بس برہنہ ہی ہو جائینگے جس سے آپ کی ذلت دنیا کو نظر آ جائیگی۔

جب آپ لنڈن تھے تو میں نے بھی اسی مضمون کا ایک مکاشفہ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں لاہور میں ایک چبوترے پر کھڑا ہوں اور میری نگاہ اس قدر لمبی ہے کہ لنڈن تک پہنچتی ہے اس وقت میں نے یہ حالت کشف دیکھا کہ آپ نمائشگاہ میں شمال کی طرف منہ کئے ہوئے بالکل برہنہ رکوع کی حالت میں کھڑے ہیں۔ تب اس وقت میں آپکو ننگا دیکھ کر اور شمال کی طرف منہ کئے ہوئے رکوع کی حالت میں دیکھ کر بہت بڑی حسرت سے کہتا ہوں کہ خواجہ صاحب نے یہ کیا کیا کہ یورپ کو قبلہ بنا کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اب یورپ کی طرف اس قدر جھک گئے ہیں کہ رکوع تک کر رہے ہیں لیکن اس ایسی نماز سے بجائے اس کے کہ کوئی فائدہ اٹھاتے بالکل ننگے ہو رہے ہیں کہ سارے بدن پر ایک کپڑا تک نہیں۔ میں نے انہی ایام میں یہ مکاشفہ کئی دوستوں کو سنایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ خواجہ صاحب اب یورپ سے لباس تقوے سے بالکل ننگے ہو کر مراجعت فرمائینگے سو ایسا ہی ہوا کہ خلافت کی عداوت میں آپنے تمام شرائط تقویٰ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

ایک اور رویا بھی اسی قسم کا دیکھا گیا کہ آپ ایک غبارہ پر بہت بلند پروازی سے ادھر ادھر پرواز کر رہے ہیں کہ یکایک غبارہ پھٹا اور اوپر سے زمین پر ایسی بری طرح سے گرے ہیں کہ آپ کا بند بند ٹوٹ گیا سو وہ وقت قریب اور بالکل قریب ہے کہ اگر آپنے توبہ نہ کی تو یہ عبرتناک نظارے جو آپکے وجود سے وابستہ ہیں یقیناً ظہور میں آئیں۔ خواجہ صاحب! میں آپ کو سابقہ تعلقات کی بنا پر بطور شفقت اور ہمدردی کے بار بار اسی بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ توبہ کر لیں ورنہ یوماً فیوماً قسم بخدا کہ لایزال آپکے لئے ذلت اور تنزل ہی مقدر ہے نہ کہ عزت اور ترقی ◆

دعوت الی الخیر

پنجاب میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخویم مکرم جناب میر قاسم علی صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

بحضور سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کے غلام بخیریت بوقت عصر سنور پہونچے۔ پہلے جلسہ گاہ کو دیکھا جو بڑی شاندار بنائی گئی تھی۔ اور مہاراجہ صاحب کے فراش خانہ سے باجازت تحریری تمام سامان خیمہ شامیانہ و فرنیچر و فرش وغیرہ حاصل ہوا تھا الحمد للہ علی ذالک۔ پٹیالہ اور سنور اور اس کے قرب وجوار میں خوب شہرت جلسہ ہو چکی ہے فریق مخالف کی جانب سے رات کو اس عنوان سے قلمی اشتہار چسپان ہوئے۔ کہ جمعہ سے اتوار تک صبح شام مسجد جامع سنور میں مولوی ثناء اللہ۔ مولوی حشمت اللہ دخان ساز ہ مفتی پٹیالہ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم (مرتد) کے وعظ ہونگے۔ ہمارے جلسہ کی باضابطہ اجازت حکام پٹیالہ سے مل چکی ہے۔ غیر احمدیوں نے باضابطہ اجازت نہیں لی۔ اسواسطے مسجد میں وعظ کے نام سے جلسہ کر لینا چاہا ہے۔ لیکن بعض سمجھدار ان سے باوجود غیر احمدی ہونیکے اس وقت علیحدہ ہو گئے ہیں کہ کیوں تم نے ایک ایسے موقعہ پر جبکہ قادیانی لوگ اسلام کی صداقت وغیرہ پر لیکچر دینگے انکے خلاف جلسہ کیا۔ مگر اس جلسہ سے ان کی غرض صرف یہ ہے کہ لوگ احمدیوں کے جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ ہمارے احباب نے بھی اشتہار قلمی جا بجا سنور و پٹیالہ میں چسپان کر دیئے ہیں آج ۲۴ ستمبر کو بعد نماز جمعہ ۴ بجے سے ۶ بجے تک حضور کے غلام کا لیکچر صداقت اسلام پر ہوگا اور خطبہ جمعہ حضرت حافظ صاحب سلمہ فرمائینگے۔ ہمنے یہ پروگرام شائع کر دیا ہے۔ کل شنبہ کے دن ایک لیکچر حافظ صاحب کا عصر سے مغرب تک اور بعد نماز عشاء دوسرا لیکچر عاجز کا ہوگا انشاء اللہ اتوار کو بوجہ تعطیل دن بھر جلسہ رہیگا اس روز پٹیالہ سے غیر احمدیوں کے آنیکی بھی قوی توقع ہے۔ اسلئے اس دن تین لیکچر بترتیب ذیل کئے گئے ہیں صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک حافظ روشن علی صاحب ختم نبوت۔ ۲ بجے سے ۴ بجے تک وفات مسیح۔ عاجز قاسم۔ ۴ سے ۶ بجے تک صداقت

تریاق ثلاثہ

یعنے

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق۔ ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق۔ سل۔ ذات الریہ وغیرہ امراض شدیدہ ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں ورنہ سل ہو جائیگی۔ دق کا شکار ہونگے۔ ذات الریہ کا نشانہ بننگے۔ ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے۔ جنکو زکام کھانسی۔ سینے کا خرخراہٹ دامن گیر رہتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ر

ملنے کا پتہ

نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

مرہم عیسے کوئی معمولی مرہم نہیں اس کی نسبت انگریزی یونانی طب کی مستند کتابوں میں بڑے وثوق اور کامل تواتر کے ساتھ یہ امر تسلیم کیا گیا ہے کہ دو ہزار برس ہوئے اسکے اجزاء کو مقدس ہاتھوں نے الہام الہی کی بنا پر ترتیب دی تھی۔ اسلئے خدا کے فضل سے اس میں وہ تاثیرات موجود ہیں جن سے شفا اور مسیحائی مترادف ہو گئے ہیں۔ یہ مرہم ایسا مبارک معجزہ ثابت ہوا ہے کہ جتنے بیمار اسکو برتتے ہیں سب چنگے ہو جاتے ہیں ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے اسکو آزمایا اور اسکی مسیحائی تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا تم بھی ضرور آزماؤ کیونکہ یہ مرہم اپنی مسیحائی تاثیرات میں شہرہ آفاق ہے جو ہر قسم کے زخموں پھوڑوں پھنسیوں۔ ناسوروں۔ درموں خنازیروں۔ سرطان۔ طاعون گلہاؤ گنج خارش بواسیر وغیرہ وغیرہ کے لئے شفا ہے قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲ر کلان ۱ھ۸ر علاوہ محصول ڈاک

دوا ملنے کا پتہ

حکیم نذیر حسین مہتمم کارخانہ مرہم عیسے

بیرون دہلی دروازہ لاہور

الفضل بک ایجنسی

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسالے اور کتابیں بذریعہ وی پی ملسکتی ہیں۔

ظہور المہدی احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس و عام فہم زبان میں حجم ۲۵۰ صفحے قیمت ۱۲ر

خطبات نور ہر دو حصہ ۱۲ر

نشان رحمت ۱ر

اسلام تبلیغ سے پھیلا یا بذریعہ شمشیر؟ ۲ر

ضرورت نبی ۱ر

معین المبلغین کثیر التعداد آیات قرآنی مع حوالجات معانی واستدلال ۱۰ر

رفیق نوجوان ۱ھ۸ر

انشاء فیض بنات مضمون نگاری کیلئے

خیالات در بارہ مستورات ۲ر

پنج لمکان اسلام منظوم قابل دید لائق داد ۱ر

مکالمہ مسلمان و آریہ

رفیق نوجوین ایضاً بشرح صدر ۳ر

ویدانجیل اور قرآن کا خدا دلچسپ موازنہ ۲ر

کتب بینی مفید ہدایات متعلقہ مطالعہ ۱ر

روٹی کی فلاسفی اور پیٹ پالیٹکس وغیرہ پر نہایت فکر کا نتیجہ خیز خیالات ۱ر

مسیحی رحمانی ۱ر

ترکیب بند صادق تذکرہ الاستاذ بتصرۃ الاحتذا ۱ر

تسہیل التعلیم بچوں کو عربی اردو زبان میں سکھانیکا ۱ر

۱ر۰۰ (منیجر الفضل)

دوائے مقوی

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول کی نہایت ہی مجرب

نزلہ زکام ضعف اعضائے رئیسہ و اختلاج قلب اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے یہ وہی کشتہ جریان ہے جو کثرت سے فروخت ہوتا رہا ہے قیمت عار فی تولہ

ملنے کا پتہ

خاکسار بدر الدین احمدی قادیان ضلع گورداسپور

(بقیہ دعوت) مسیح موعود۔ قاضی محمد لطیف صاحب۔ پھر جلسہ ختم ہوگا۔ انشاء اللہ آج کے جلسہ کی کیفیت کل ارسال حضور ہوگی حضور دعا فرماویں۔ احباب نے بڑے اخلاص سے کام کیا ہے حضور کی دعا سے امید ہے کہ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ کل رات مفتی حشمت اللہ نے وعظ کیا نہیں لوگوں کو